انتظام المساجد

باخراج

اہل الفتن والمفاسد

از

حضرت مولانا محمدؒ ولد مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ

ابوالحسن معاویہ سلفی الناشر
دار العلوم محمدیہ راشدیہ درہ دادہ شہید ڈاکخانہ خانپور، تحصیل وضلع ہری پور

نعمان اکیڈمی
مکی مسجد ڈیوڑھا پھاٹک گوجرانوالہ

انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو شخص کسی مذہب کا مذاہب اربعہ سے مقلد ہو کر تقلید کو شرک و حرام جان کر ترک کرے اور ائمہ دین خصوصاً امام اعظمؒ کو موردان آیات کا قرار دے جو کفار کے حق میں وارد ہیں جیسا کہ نظام الملت میں غیر مقلد جالیسری نے لکھا ہے اور سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کو بسبب بیس تراویح کے بدعتی کہے اور استقرار خدا جلالہ کا عرش پر ثابت کرے جیسا کہ مولوی صدیق حسن بھوپالی نے رسالہ احتوا علی العرش میں لکھا ہے اور مطلقہ ثلاثہ کو بدوں حلالہ کرنے کے واسطے شوہر اوّل کے جواز نکاح کا فتویٰ دے جیسا کہ مولوی محمد حسین لاہوری نے رواج دیا ہے اور ساس سے نکاح درست کہے اور شرائط جمعہ کو معتزلوں شیطانوں کی قرار دے جیسا محمود شاہ نے بعرۃ الجو میں لکھا ہے اور نظام الملت مذکور میں لکھا ہے کہ جو احادیث اور آثار صحیحین اور موطا امام مالک میں موجود ہیں ان پر بلا تحقیق عمل کرنا درست ہے حالانکہ کتب مذکورہ میں احادیث منسوخہ اور مؤوّلہ بھی موجود ہیں جیسا کہ حدیث متعہ اور اثر عبداللہ بن عمرؓ کی جس سے جائز ہونا وطی فی الدبر کا ظاہر معلوم ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے اور واسطے جواز مواکلت اور مشاربت اہل سنت کے یہ سند افترائی گذارے کہ جو فرد طہ بآمیزش چربی خنزیر تیار کیے ہوئے اہل کتاب کے یمن سے

آیا کرتے تھے۔ معاذ اللہ آنحضرتؐ ان کو کھایا کرتے تھے جیسا کہ مولوی عطا محمد ہوشیار پوری نے رسالہ اظہار الحق میں لکھا ہے اور اس رسالہ پر مواہیر مولوی نذیر حسین اور مولوی محمد حسین لاہوری وغیرہ کی ثبت ہو کر لاہور میں چھپ کر پادریوں لدھیانہ کے پاس آیا اور اخبار نور افشاں میں دیر تک چھپتا رہا۔ آیا ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے یا نہیں اور ایسے شخص کو بایں نیت کہ اس کے آنے سے عوام اہل اسلام کے عقائد بگڑ جاتے ہیں۔ مساجد سے اخراج کرنے والا وعید آیت ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ وسعیٰ فی خرابہا میں داخل ہے یا نہیں

بینوا توجروا

الجواب

اللھم ارنا الحق حقاً والباطل باطلاً ایسا شخص زمرۂ اہل حق سے خارج ہے کیونکہ تقلید ائمہ دین کی جمیع ممالک اہل اسلام خصوصاً حرمین شریفین و اولیاء کرام و سلاطین عظام میں قدیم الزماں سے جاری ہے اور منکرین پر تعزیر لگائی جاتی ہے اور ان لوگوں کے حق ہونے پر آیات اور احادیث ناطق ہیں یعنی وراثت زمین بطور غلبہ اور امن اور اقامت جہاد وغیرہ جو امت محمدیہ کے حق میں شارع سے منصوص ہیں۔ سب اُن میں موجود ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِن بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ - (ترجمہ) فرمایا اللہ جل شانہٗ نے البتہ تحقیق لکھا ہے ہم نے بیچ زبور کے پیچھے ذکر کے کہ تحقیق مالک ہونگے زمین کے بندے میرے نیک

قال اللہ تعالیٰ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا فرمایا اللہ جلالہٗ نے وعدہ کیا اللہ نے ان لوگوں سے کہ ایمان لائے تم میں سے اور کام کیے اچھے البتہ خلیفہ کرے گا انکو بیچ زمین کے جیسا خلیفہ کیا تھا ان لوگوں کو کہ پہلے ان سے تھے اور البتہ ثابت کرے گا واسطے ان کے دین انکا جو پسند ہے واسطے ان کے اور البتہ بدل دے گا ان کو پیچھے ڈران کے امن کو۔

شاہ عبدالعزیز نے واسطے حقیقت سنّت جماعت و ابطال مذہب رفض انہیں آیات کو تحفہ اثنا عشریہ میں دلیل پکڑا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجہاد ماض مذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل آخر ھذہ الامۃ الدجال (یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہاد ہمیشہ قائم رہے گا جب سے پیغمبری عطا ہوئی ہے مجھ کو یہاں تک کہ مار ڈالے گا آخر اس امت کا دجال کو۔

فائدہ :- پس اگر تقلید امامان دین کی مرضیات حق سے نہ ہوتی تو ہرگز ممالک اہل اسلام میں بموجب قولہٗ تعالیٰ ولیمکنن لھم دینھم جو دوسری آیت مذکورہ بالا میں مرقوم ہے۔ خدا جل شانہٗ بطور دین جاری نہ ہونے دیتا اس طرح مردود ہے۔ امامان دین خصوصًا حضرۃ عمر رضؓ کو بدعتی کہنے والا جن کی شان میں آیات واحادیث وارد ہیں۔ بلکہ چودہ آیات حضرت عمر رضؓ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں اور حضرتؐ نے ان کے حق میں فرمایا۔ وعن ابن عمر رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی

لسان عمرؓ وقلبہ۔ یعنی مقرر اللہ نے پیدا کیا حق بات کو عمرؓ کی زبان اور دل پر۔ اور غنیۃ الطالبین کے صفحہ ۱۲۴ میں غوث الثقلین نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختار لی اصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانہ سیجیئ فی آخر الزمان قوم ینقصونھم الا فلا تناکحوھم الا فلا تشاربوھم الا فلا تنا کحوھم الا فلا تصلو معھم الا فلا تصلو علیھم حلت اللعنت

حاصل ترجمہ کا یہ ہے کہ (فرمایا رسول خدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے سب خلائق سے مجھ کو منتخب کیا اور منتخب کیے واسطے میرے یار میرے اور کیا ان کو مددگار میرے اور کیا ان کو سسرال میرے (یعنی ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ) اخیر زمانہ میں بعض لوگ نسبت نقصان کے کرنے کے طرف انکی آگاہ ہو کہ معاملہ کھانے اور پینے اور رشتہ داری کا نہ رکھنا ساتھ ان کے اور ان کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بھی پرہیز کرنا اور نہ پڑھنا جنازہ ان کا اور وہ لوگ مورد لعنت ہیں) اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یقولون (الآیۃ) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ استاد اور پیر و مرشد پر طعن کرنا سخت ترین ایذا لسانی سے ہے۔

اور صاحب اشباہ نے لکھا ہے کہ زبان سے ایذا دینے والے کو مسجد سے نکالنا چاہیے۔ حیث قال وکذا کل موذٍ فی المسجد ولو بلسانہ یمنع من المسجد انتہیٰ۔ اور وہ شخص مردود ہے جو خدا تعالیٰ کو عرش پر مستقر قرار دے جیسا کہ امام رازی فرماتے ہیں۔ ان القول بانہ تعالیٰ مستقر علی العرش او جالس علیہ مردود بوجوہ عقلیۃ ونقلیۃ (انتہیٰ) اور تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے کہ آیات متشابہہ پر عمل کرنے والے کو ظاہر

معانی آیات کے لے کر لوگوں کو بہکاتے ہیں حیث قال تحت ھذہ الایۃ
فاما الذین فی قلوبھم زیغ ای عدول عن الحق کالمبتدعۃ
فیتبعون لظاھر ابتغاء الفتنۃ طلب ان یفتنوا الناس عن دینھم
بالتشکیک انتہی ملخصاً اور شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد
الجید میں لکھا ہے کہ مطلقہ ثلاثہ کو بدون حلالہ کے درست کہنے والے عالم
کو روسیاہ کر کے نکال دینا لازم ہے۔ وھذہ عبارتہ فقیہ یفتی مذھب
سعید ویزوج الاول یسود وجھہ ویبعد انتہی ملخصاً۔ ابن
ہمامؒ نے لکھا ہے کہ ایسے عالم کو شرعاً کافر قرار دینا بعید نہیں۔ حیث قال
لایحل لمسلم ان ینقلہ لکونہ مخالفاً للکتاب والسنۃ والاجماع
والامر فیہ من ضروریات الدین لایبعد اکفار مخالفہ انتہی
ملخصاً اور ساس سے نکاح کرنا ہرگز درست نہیں قال اللہ تعالیٰ وَ
اُمَّھَاتُ نِسَاءِکُمْ یعنی حرام ہیں تمہارے پر ساسیں تمہاری۔ تفسیر کبیر
میں یہ حدیث نقل کی ہے اذا نکح الرجل المراۃ فلا یحل لہ ان
یتزوج امھا دخلت بھا اولم یدخل۔ یعنی جب نکاح کرے کوئی شخص
کسی عورت سے اس پر ساس اس کی حرام ہے اگرچہ اس عورت سے دخول نہ کیا
ہو اور جو شرائط جمعہ اور ظہر اور احتیاط کو افعال شیطانی قرار دے مثل محمود شاہ کے
وہ سخت بے دین ہے کیونکہ کتب احادیث اور فقہ میں یہ شرائط موجود ہیں گویا اس
نے ائمہ دین کو معاذ اللہ شیطان قرار دیا باوجود اس غلو کے جو لوگ اس کو حنفی
گمان کرتے ہیں وہ کاٹھ کے الو ہیں۔ اگر کوئی ان کو ماں بیٹے کی گالی دے اس کے
تو یہ جانی دشمن فوراً بن جاویں اور جو ہمارے اماموں کو تبصرۃ الجمو میں شیطان
لکھ رہا ہے اس پر ذرہ بھی خیال نہیں۔ اور اسی طرح احادیث منسوخہ اور مؤولہ

پر بلا تاویل عمل کرنے والے کا مردود ہونا ظاہر ہے۔ چونکہ تقلید شخصی کے وجوب
اور عدم وجوب میں اگرچہ بعض متقدمین کو کلام ہے لیکن مستحسن ہونے اس کے
میں کسی اہل حق کو کلام نہیں۔ کیف وقد قال اللہ تعالیٰ واتبع سبیل من
اناب الیّ ولاشک ان الائمۃ الاربعۃ من المنیبین الی اللہ پس تقلید کو
حرام اور مقلدین کو مشرک کہنے والا شرعاً کافر بلکہ مرتد ہوا لان تحریم ما
احل اللہ واکفار المسلم کفر والکفر بعد الاسلام ارتداد ولذا قال
فی التفسیر النیشاپوری اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ
وقصد بذبحہا التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا اور افتراء مندرج
استفتاء درباب اکل قروط مذکورہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کفر صریح اور
ارتداد قبیح ہے۔ وذکر صاحب تحفۃ الاخلاء فی عصمۃ الانبیاء بما
حاصلہ ان کل من قال قولا یدل علی اہانۃ نبی من الانبیاء مثل
ان ینسب الیہ اتیان کبیرۃ سواء کان قاصد السب اولم
یقصد لکن صدر عنہ ابا الجہالۃ او اثر غم او قلۃ مراقبۃ و
قلۃ مبالاۃ فی بیانہ وتہور فی کلامہ فہو ساب لہ وحکمہ القتل
بالکتاب والاجماع قال اللہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا
فکل من اذی النبی فہو ملعون وقال اللہ تعالیٰ ملعونین اینما
ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا فعلم ان الملعون واجب القتل
عن علی ابن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من
صحب نبیا فاقتلوہ ومن صحب اصحابی فاضربوہ ولہذا اجمع
العلماء من المفسرین والمحدثین وائمۃ الفتویٰ من المجتہدین

من لدن الصحابة رضی الله عنهم اجمعین الی یومنا علی ماذکرنا و
لایقبل عذره بالجهل اذ لایعذر احد فی الکفر بالجهالة لان معرفة
ذات الله وصفاته ومایتعلق بانبیائه فرض عین مجملا فی مقام
الاجمال ومفصلا فی مقام التفصیل ولهذا افتی فقهاء الاندلس
تقتل ابن حاتم بما شهد علیه من استخفافه بحق نبی صلی الله علیه
وسلم وتسمیة ایاه اثناء مناظره بالیتیم وزعم ان زهده صلی الله
علیه وسلم لم یکن قصدا ولو قدر علی طیبات اکلها وهذا جهل
من ذالک الملعون بما جاء انه علیه السلام خیر من ان یکون
نبیا ملکا وبین ان یکون نبیا عبدا فاختار الفقر وقال اجوع یوما
فاصبر واشبع یوما فاسکر فالملعون المذکور اراد الطعن فی
زهده والقدح فی فقره مع انه محل فخره تواضعا لربه
وانکسار فی امره فان کان القائل ممن تصدی لان یوخذ منه
العلم او الروایه او یجزم بحکمه لکونه اسیرا او قاضیا او یجزم
شهادة لعدالة او یفتی فی الحقوق یجب علی سامع قوله الافشاء
والاشاعه بما سمع منه والتنفیر للناس عنه ویجب الشهادة
علیه بما قاله لیجتنب علی من بلغه ذالک الذی صدر عنه من
ایمة المسلمین انکاره وبیان کفر وفساد قوله صیانته للانبیاء
عن الطعن والنقص لایجوز التهاون عنها فی حق مومن الا اذ اقام
بهذا من علا به الحق وافضلت به الحکومة وظهر به
الصدق سقط عن الباقین لکن مع ذلک یستحب لهم
الدعوی والشهادة للتقویة والتشهیر للقضیة والمبالغة فی

الاجتناب والاحتراز وقد صرح علماؤنا الحنفية بتكفير من
اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب لان الانبیا
علیہم السلام لایعلمون الغیب لان الانبیاء علیہم السلام
لایعلمون الغیب فمن اعتقد خلافہ فقد افتری علیہم وحکم
الافتری قد مر من القتل والمشہور من مذہب مالک واصحابہ
واقوال السلف وجمہور العلما قتل الساب والمفتری حدا لا
کفران ظہر التوبۃ سنہ قال محمد بن سمنون اجمع علما الاعصار
انہ کافر من شک فی کفرہ فقد کفر و لحق بہ واذا سمعت ہذا
فلا اظنک شاکا فی ان اخراجہم من المساجد من الواجبات
المہتمۃ للعامۃ لا سیما للعلماء والمشتہرین بالفتوی

خلاصہ اس کلام کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر افترا کرنے والا مرتد ہے اور حکام اہل اسلام کو لازم ہے کہ اس کو قتل کریں اور عذر داری اس کی بہ ایں وجہ کہ مجھ کو اس کا علم نہیں تھا شرعاً قابل پذیرائی نہیں بلکہ بعد توبہ کے بھی اس کو مارنا لازم ہے یعنی اگرچہ توبہ کرنے سے مسلمان ہو جاتا ہے لیکن ایسے شخص کے واسطے شرعاً یہی سزا ہے کہ اس کو حکام اہل اسلام قتل کر ڈالیں یعنی جیسے حد زنا توبہ کرنے سے ساقط نہیں ہوتی اسطرح یہ حد بھی تائب ہونے سے دور نہیں ہوتی اور علماء اور مفتیان وقت پر لازم ہے کہ بمجرد مسموع ہونے ایسے امر کے اس کے کفر اور ارتداد کے فتوے دینے میں تردّد نہ کریں ورنہ زمرہ مرتدین میں یہ بھی داخل ہو نگے کیونکہ صیانت انبیاء کی طعن اور نقص سے ہر فرد مکلف پر ہر لحظہ ضروریات دین سے ہے اسی واسطے علماء اور شہر اندلس نے ابن حلتم کو جو ذی علم اور ہم جلیس مفتی وقت کا تھا۔

کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حکام وقت بمجرد اطلاق کرنے لفظ یتیم
مفسدہ کے بمجرد وقوع ایسے
پر لازم ہے کہ
عوام اہل اسلام
سے قتل کروا ڈالا اور
مدعی اور گواہ ہو کر حکام سے سزا یابی اس کے بیں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں
اور اس کے نزدیک جانے سے لوگوں کو باز رکھیں یعنی ملاقات اور صحبت اس
کے کوز ہر قاتل سے بدتر تصور کریں ورنہ بموجب آیت وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْ
كُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ اور آیت تَرَىٰ كَثِيرًا مِنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ
هُمْ خَالِدُونَ وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ
أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ . زمرہ مرتدین میں داخل ہوگا اور یہی حکم
اس شخص کا ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر علم غیب کا افترا لگائے جیسے
بعض اہل بدعت برائے نام مقلد کہلا کر کلمات کفریہ کو مذہب حنفی قرار دیتے ہیں
دراصل یہ لوگ بھی مثل غیر مقلدین کے اہلسنت جماعت سے خارج ہیں۔

سوال : اہل قبلہ کو کافر کہنا ہرگز ہرگز درست نہیں پس تم ان لوگوں
کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہو۔

جواب : البتہ اہل قبلہ کی تکفیر بلا صدور کلمہ کفر منع ہے۔ ملّا علی قاری
شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں۔ ان المراد بعدم تکفیر اھل
القبلة انه لا یکفر ما لم یوجد شیٔ من امارت الکفر انتھی صاحب مواقف
بعد نقل اقوال فرقہائے ضالہ کی تکفیر ان کی اہلسنت والجماعت سے صاف صاف نقل کرتا ہے
حیث قال ناقلا عن بعض المعتزلة الناس قارون علی مثل القرآن ولا
دلالة فی القرآن علی حلال وحرام وللعالم الهان قدیم و
محدث هو المسیح والیهود والنصاری وباقی الکفرة یسیرون

نہیں رکھتا حیث قَالَ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ المفسدین واللہ اعلم وعلمہ اتم

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین الراقم محمد ولد مولوی عبد القادر

صاحب مرحوم لدھیانوی حال وارد عظیم آباد) چونکہ ایں مردم بموجب حدیث

اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ فی النار خارج انداز فرقہ ناجیہ پس ایں خارجیان

را از مساجد ہم خارج باید کرد واللہ اعلم ۔

کتبہ العبد الضعیف المسمی بسید اکبر مدرس مدرسہ کوٹل متعلقہ عبد الشکور خاں

متوطن پشاور حال وارد عظیم آباد

الراقم محمد حنیف ساکن جلال آباد

من احباب قد صاب

سید شمس الدین

المجیب مطیب و للہ در المجید

ابراھیم عفی عنہ